حدیث نبوی ﷺ

حضور ﷺ یہ کہتے ہوئے اپنے صحابہ کو مبارک باد دیتے تم پر رمضان کا برکت والا مہینہ آگیا، اس کے روزے اللہ نے تم پر فرض فرمائے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو اس کی بھلائی سے محروم ہوا وہ محروم ہی رہا۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۸۹۹۱)

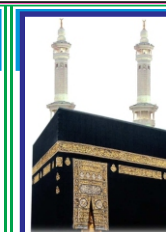

کلام اللہ جل جلالہ

اس لئے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں، یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں، اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جسے چاہے بخشے (آل عمران ۱۲۷-۱۲۹)

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز
بمبئی
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد۲۶☆شمارہ ۴۳ ☆ ۰۴/اپریل تا ۱۰/اپریل ۲۰۲۲ء بمطابق ۲/شعبان المعظم تا ۸/رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ

ملعون وسیم رضوی کی گستاخانہ کتاب پر جوابی کتاب "عظیم محمد" کا اجراء اجمیر معلی میں ہوا

انجمن معینیہ خدام خواجہ کے صدر سید معین چشتی، سید عبدالواحد انگاراشاہ اور معین میاں اشرفی کے دستِ مبارک سے کتاب درگاہِ غریب نواز میں پیش کی گئی، مختلف ریاستوں کے علماء سجادگان اور مشائخین کے ساتھ ہزاروں عقیدت مندان خواجہ کی شرکت

اجمیر شریف: ۲۷/مارچ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ وہ بافیض آستانہ ہے جہاں سے پوری دنیا کے لوگ فیض پاتے ہیں. آپ نے بلادِ ہند میں دین اسلام کی جو آبیاری فرمائی اسی دین پر، اسی دین کے پیغمبر اسلام پر اور مقدس کتاب قرآن مجید پر آج کچھ بدبخت اعتراضات کررہے ہیں تو حضور خواجہ غریب نواز نے اپنے غلاموں سے اپنے نانا جان کے دین کی حفاظت کا کام لے لیا اور وسیم تیاگی جیسے گستاخوں کو لاجواب کردیا. ان جملوں سے اپنے تاثرات کا اظہار انجمن معینیہ چشتیہ خدام خواجہ کے صدر سید معین میاں چشتی نے کیا. اس موقع پر آپ نے مزید فرمایا کہ میں انجمن معینیہ فخریہ چشتیہ خدام خواجہ صاحب سیدزادگان کے تمام اراکین کی جانب سے اس کتاب کی اشاعت پر کتاب کے مصنف مولانا ابراہیم آسی اور تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کے معین میاں اشرفی و سعید نوری کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہوں، انہوں نے پورے ملک کے مسلمانوں کی جانب سے فرضِ کفایہ ادا کیا ہے. آپ نے دربارِ غریب نواز سے پورے ملک کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کے ممبر بنیں، ہر شہر میں اس کی شاخیں قائم کریں اور اس بورڈ کو طاقت پہنچائیں. اور معین میاں اشرفی اور سعید نوری کی قیادت میں خواجہ غریب نواز کے مشن کو آگے بڑھائیں. ہم بھی ان کے ساتھ ہیں.

اسی طرح درگاہِ معلیٰ کی انجمن کے سکریٹری سید عبدالواحد انگاراشاہ نے فرمایا کہ ہمیں خوشی ہے کہ جانشین سید معین میاں اشرفی کچھوچھہ مقدسہ اور اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری رضا اکیڈمی کی سرپرستی میں مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب کی کتاب "عظیم محمد" کا اجراء بارگاہِ غریب نواز سے ہورہا ہے، ہم ان دونوں قائدین کے لیے، مولانا آسی کے لئے اور اس کتاب کو شائع ہونے تک معاونت کرنے والے تمام معاونین کے لئے دعا گو ہیں. اللہ تعالیٰ ان کے اس کام کو قبول فرمائے اور خواجہ غریب نواز ان کے تمام معاونین پر خصوصی عنایات فرمائیں.

اس موقع پر انجمن کے صدر سید معین چشتی اور سکریٹری سید عبدالواحد انگاراشاہ نیز معین میاں اشرفی کے ہاتھوں بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری کی خدمت میں "قائد ملّت ایوارڈ" بھی پیش کیا گیا. حضور معین المشائخ نے فرمایا کہ الحاج محمد سعید نوری کی خدمات اور ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر دن رات محنت اور جدوجہد سے متاثر ہوکر آل انڈیا سُنی جمیعۃ العلماء ممبئی نے انہیں "قائد ملّت" کے خطاب سے نوازا اور آج سرکار غریب نواز کی بارگاہ سے انہیں "قائد ملت ایوارڈ" تفویض کیا جارہا ہے.

واضح رہے کہ ملعون وسیم رضوی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب "محمد" میں سرکار دو عالم ﷺ، اہلبیت اطہار، امہات المومنین پر انتہائی گندے اور توہین آمیز تبصرے کئے ہیں اسی طرح قرآن مقدس کی آیات پر بھی اعتراض کئے ہیں جس کے جواب میں "تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ ممبئی" کے زیرِ اہتمام مولانا محمد ابراہیم آسی (جامعہ قادریہ اشرفیہ ممبئی) نے "عظیم محمد" نام سے جوابی کتاب تیار کی، جس کی اشاعت تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ ممبئی نے کی. اس کتاب کا اجراء اتوار ۲۷/مارچ ۲۰۲۲ء کو دوپہر ۳/ بجے سرکار غریب نواز کے دربار میں احاطہ ءنور میں کیا گیا. اس موقع پر صاحب کتاب مولانا محمد ابراہیم آسی نے بتایا کہ ملعون وسیم رضوی نے اپنی کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ۸۷/اعتراضات اور ان پر انتہائی بھونڈے اور غلیظ انداز میں تبصرے کئے ہیں کہ جسے مسلمان برداشت نہیں کرسکتا. اس پر جہاں قانونی کاروائی ضروری ہے وہیں اس کتاب کا جواب کتابی صورت میں بھی ضروری تھا جسے غریب نواز کی نظر عنایت سے ہم نے پورا کیا.

الحاج محمد سعید نوری نے اپنے تاثرات میں فرمایا کہ ہندوستان کی سرزمین پر اٹھنے والے فتنوں میں ملعون وسیم رضوی عرف تیاگی کا فتنہ سب سے شدید فتنہ ہے جس نے تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وہ نازیبا گستاخانہ کلمات شائع کئے ہیں جو اس سے پہلے تاریخ میں نہیں ملتے. اس کا رد بہت ضروری تھا، الحمدللہ آج اس کا رد جوابی کتاب "عظیم محمد" کے نام سے شائع ہوا اور اجراء عمل میں آیا.

ہندوستان کی مختلف ریاستوں سے یہاں رسم اجراء کے لیے تشریف لائے کثیر تعداد میں علماء کرام، سجادگان اور مشائخین عظام نے اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ نے اپنے نام کا حق ادا کردیا. امید ہے کہ آگے بھی یہ ادارہ دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لیے پورے ملک کے مسلمانوں کی رہنمائی کرے گا.

اجمیر شریف بارگاہِ غریب نواز میں منعقدہ اس اہم اجلاس کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے ہوئی، خادم درگاہ سید فضیل میاں چشتی نے حمدِ باری تعالیٰ و نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی جبکہ عالمی شہرت یافتہ نعت خواں، شہزادہ ءسعید نوری جناب احمد رضا نوری میاں نے بارگاہِ مولیٰ علی و بارگاہِ غریب نواز میں منقبت کا نذرانہ پیش کیا. احاطہ ءنور میں منعقدہ اس تقریب اجراء میں ملک کے طول و عرض سے آئے لاکھوں زائرین نے شرکت کی جبکہ خصوصی شرکاء میں سجادگانِ خواجہ سے سید معین چشتی، سید عبدالواحد انگاراشاہ، سید عرفان نصیر، سید ظہیر چشتی، سید شاہنواز چشتی، سید فضل چشتی، سید احمد حسینی، سید غوث الدین بادشاہ، پیر طریقت سید نیّر اشرف کچھوچھہ مقدسہ، جناب اسلم لاکھا ممبئی، جناب اکرم خان کرلا، مولانا سید واجد علی ہاشمی، جناب حسن رضوی، جناب عرفان شیخ، مولانا غفران رضا، جناب مصطفی رضا امن میاں، مولانا سراج الدین ہاشمی، مولانا سید جمیل رضوی، مولانا ریحان رضا قادری، مولانا سید نور عالم عرف نور میاں کچھوچھہ شریف، مولانا فضلِ حق کوٹوی، مولانا ابراہیم آسی، مولانا عباس رضوی، مولانا ظفر الدین رضوی، مفتی اختر واجد القادری، مولانا ولی اللہ شریفی، مولانا خلیل الرحمٰن نوری، مولانا امان اللہ رضا نوری، آپریٹر جناب فرید رضوی، نور رضوی، مصطفی رضوی، حافظ کونین رضا، سہیل رضا جاورا، شاہجہاں رضوی، مولوی مجاہد رضا وغیرہ شامل ہیں.

☆☆☆☆☆

قوم مسلم کا ہر فرد ”پیغمبر محمد ﷺ بل“ کی حمایت میں فارم بھرے، رضا اکیڈمی کی اپیل

گستاخِ رسول دنیا کا سب سے بڑا مجرم اور توہین رسالت دنیا کا سب سے بڑا جرم ہے: الحاج محمد سعید نوری

تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کی شاخیں قائم کرنا اور گستاخانِ رسالت کے خلاف قانونی اقدام وقت کی اہم ضرورت: سید جمیل رضوی

نندوربار: ۲۳/مارچ مسلمانوں کیلئے سب سے بڑا چیلنج ناموسِ رسالت کا تحفظ ہے۔ کونسا ایسا مسلمان ہوگا جو حضور کی گستاخی سنے اور خاموش رہے، ہماری کوشش ہے کہ ملک کے ہر مسلم علاقوں میں ”تحفظ ناموسِ رسالت بورڈ“ قائم کیا جائے تاکہ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر فوری قانونی کاروائی کی راہ آسان ہوسکے۔ ملعون وسیم رضوی (تیاگی) جیسے گستاخوں کی جرأت اسی لیے بڑھی کہ مسلمانوں نے اپنے نبی کی عزت و ناموس سے کھلواڑ کرنے والوں کو براتو جانا مگر ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لئے قدم آگے نہیں بڑھایا تاکہ ان کو عدالت سزائیں دیتا اور وہ اپنے انجام تک پہنچتے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ”پیغمبر محمد ﷺ بل“ کو قانونی شکل دینے کے لیے اپنے گھر کے ہر بچے بوڑھے، جوان اور خواتینِ اسلام کے نام اور نمبر سے اس بل کی حمایت میں ریکویزیشن فارم بھریں جائیں اور ہماری آواز کو تقویت پہنچائی جائے تاکہ حکومتی ایوانوں سے ہم اس بل کو منظور کرواسکیں اور توہینِ رسالت کے مجرموں کو سزا دلوائی جاسکے۔ ان جملوں کا اظہار نندوربار میں علمائے کرام، ائمہ عظام اور ارکان رضا اکیڈمی نندوربار کی موجودگی میں محافظ ناموسِ رسالت، قائد ملت، الحاج محمد سعید نوری نے کیا۔ اس موقع پر آپ نے مزید فرمایا کہ علماء کرام کی ذمہ داری مزید اور بڑھ گئی ہے اگر ہمارے علماء، ائمہ اور مشائخینِ طریقت گستاخانِ رسالت کے خلاف کمربستہ ہوگئے اور عوام اہلسنت کی اس نازک دور میں صحیح رہنمائی فرمائی اور عاشقانِ رسول اس پر عمل پیرا ہوگئے، تو ان شاء اللہ بہت جلد گستاخانِ رسول سلاخوں کے پیچھے ہوگے، نوری صاحب نے عوام اہل سنت کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ دین کا علم حاصل کریں اور اسے اپنی عملی زندگی میں اپنائیں۔ وسیم لعنتی کی خباثت بھری بکواس کو دیکھا اور سنا نہیں جاسکتا، اس کی گستاخانہ کتاب کی فہرست بھی پڑھی نہیں جاسکتی، اس میں ایسی شدید گستاخیاں کی گئی ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ نے ہندوستان کی مرکزی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے اس کتاب پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتی ہے اور اس کے لیے کوشاں بھی ہے۔ اسی لئے آپ کی حمایت مطلوب ہے۔ واضح رہے کہ محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی پچھلے ایک سال سے تحفظ ناموس رسالت کے خاطر پورے ملک کا دورہ کررہے ہیں اور عاشقانِ رسول کو بیدار کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی تعلق سے ۲۴/مارچ ۲۰۲۲ء کو ناسک، اورنگ آباد، جالنہ، پاچورہ، چالیس گاؤں، دھولیہ، شہادہ ہوتے ہوئے رضا اکیڈمی اور تحفظ ناموسِ رسالت بورڈ کا یہ وفد نندوربار پہنچا ہے۔ بانئ رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری، مولانا احمد رضا نوری میاں، سید جمیل رضوی، مولانا مجاہد حسین رضوی، ساجد رضا وغیرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ”پیغمبر محمد ﷺ بل“ کے لیے سنجیدگی سے کوشش کرنے کا عزم و ارادہ ظاہر کیا۔ ان علاقوں میں پرنٹ اور الکٹرانک میڈیا کے نمائندگان سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل سکریٹری تحفظ ناموس رسالت بورڈ الحاج محمد سعید نوری اور وفد کے ارکان نے تحفظِ ناموسِ رسالت، حجاب، مسلم مسائل اور ان کے حل پر اظہارِ خیال بھی کیا۔ اس موقع پر نندوربار رضا اکیڈمی کے مولانا سعید رضا نوری، سیٹھ روشن قریشی، ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر زبیر قریشی، محمد رفیق رضوی، محمد رضوان رضوی، محمد ساجد رضوی، محمد امجد رضوی، سید قاسم رضوی، آصف میمن رضوی و دیگر ارکان رضا اکیڈمی نندوربار نے قائد ملت، محافظِ ناموسِ رسالت، الحاج محمد سعید نوری کا شاندار استقبال گلہائے عقیدت و محبت کے ساتھ کیا۔ جبکہ نندوربار کی مختلف سنی تنظیموں، مساجد اور مدارس کے ذمہ داران میں عبدالرحیم رضوی، انیس رضوی، حافظ توصیف نوری، حافظ ذاکر نوری، ڈاکٹر سید ارسلان، توصیف میمن نوری، اشتیاق نوری، حافظ رئیس رضوی،

بقیہ صفحہ ۳ پر

جامعہ گلشنِ فاطمہ کا ۱۸/واں سالانہ ردا پوشی کامیاب انعقاد

بنگلورو: بروز اتوار بتاریخ ۲۷/مارچ ۲۰۲۲ء بمقام اسریٰ پیلیس میں جامعہ گلشن فاطمہ زیر اہتمام امام احمد رضا مومینٹ بنگلور کا ۱۸/واں جلسہ بنام جشنِ رداپوشی کا اہتمام کیا گیا، طالبہ اُم ہانی کی تلاوت کلام سے جلسے کا آغاز ہوا اور حمد باری تعالیٰ طالبہ عالمہ ریشمہ نے پڑھا، جامعہ کی طالبات بصیرت، کنیز عائشہ، مریم فاطمہ، افشاں، اُم ہانی، غوثیہ، خدیجہ، منمنو النساء وغیرہ نے اپنے اپنے انداز میں نعت مصطفیٰ ﷺ پڑھا۔ جامعہ میں امسال فارغ التحصیل ہونے والی طالبات میں عالمہ ریشمہ نے خوف الٰہی اور عالمہ ثناء عظمت والدین اور عالمہ فردوس معجزات مصطفیٰ ﷺ پر اپنے اپنے انداز میں روشنی ڈالی۔ فارغ التحصیل ہونے والی طالبات کی رداپوشی اور سند سے نوازا گیا جامعہ کے طرف سے ششماہی و سالانہ امتحانات میں درجہ عالمیت اور درجہ ناظرہ و دینیات میں اعلیٰ نمبرات حاصل کرنے والی طالبات کو اول دوم سوم انعامات سے نوازا گیا۔

امام احمد رضا مومنٹ بنگلور کا کئی سالوں سے اے ماموں رہا ہے کہ خواتین اسلام میں جو بہترین دینی، ملی تعلیمی، تربیتی، مسلکی بالخصوص مذہب اہل سنت کے خدمات اور عظیم کارہائے نمایاں کے اعتراف میں بطورِ تہنیت خاتونِ جنت آوارڈ پیش کیا جاتا ہے، لہٰذا امسال بھی ۲۰۱۲ء کا خاتونِ جنت آوارڈ ہمارے مہمان خصوصی خطیبہ اہل سنت عالمہ فاضلہ خورشیدہ رضویہ صاحبہ پرنسپل دارالعلوم فیضانِ اعلیٰ حضرت موڈ گیرہ کو ۲۰۱۳ء کا عمدہ المعلمات محسن جامعہ گلشن فاطمہ عالمہ فاضلہ حناکوثر رضویہ صاحبہ صدرِ معلمہ جامعہ ہٰذا کو، اور ۲۰۱۴ء ہمدرد قوم ملت محترمہ عالیجابہ یاسمین یونس صاحبہ مرحومہ زوجہ محمد یونس سیٹھ صاحب کو نوازا گیا۔

خاتونِ جنت آوارڈ یافتوں نے امام احمد رضا مومینٹ کے بارے میں نیک خیالات اظہار کیا خاص کر عالمہ فاضلہ حناکوثر رضویہ نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا مومینٹ ایک ایسی تحریک ہے جو صرف ریاست کرناٹک ہی نہیں بلکہ ملک بیرونی میں بھی دینی و ملی خدمات سرانجام دے رہی ہے، جو خواتین قوم کے لئے بہترین خدمات سرانجام دیتے آرہے ہیں ایسے خواتین اسلام کو تلاش کرکے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے خاتونِ جنت آوارڈ سے نوازا کرتا ہے۔

مہمان خصوصی نے فضائل علم دین پر روشنی ڈالی، جامعہ کے حق میں دعائیں کی، جلسہ کی صدارت عالمہ حناء کوثر رضویہ صاحبہ اور نظامت عالمہ فاضلہ عالیہ باجی نے کیں، عالمہ فاضلہ انجم فاطمہ، عالمہ ریشہ حیدر، عالمہ پارسہ فرحین، عالمہ گل افشان، محترمہ نگینہ تاج، محترمہ نجمعہ اطہر النساء، محترمہ آمنہ تاج محترمہ انیلہ ایجاز کے علاوہ کثیر تعداد میں مقامی و بیرونی معلمات و خواتین اسلام نے جلسہ میں شرکت فرمائی، اخیر میں صلوٰۃ و سلام اور مہمان خصوصی کی دعا سے محفل کا اختتام ہوا بعدہ طعام کے بعد اپنے اپنے گھر واپس ہوئے۔ (شعبۂ نشر و اشاعت، امام احمد رضا مومنٹ، بنگلورو)

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی

اللہ عزوجل کو رام کہنا کیسا؟

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اللہ عزوجل کو ”رام“ کہنا کیسا ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ ”رام“ کے معنی جانتے ہوئے جو مسلمان اللہ عزوجل کو ”رام“ کہے، وہ کافر و مرتد ہے، اس کے تمام نیک اعمال برباد ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ اس کفر سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھے، اگر شادی شدہ تھا، تو پھر سے نکاح کرے۔ رام کے معنی ہیں رما ہوا یعنی کسی میں گھسا ہوا۔ یہ معنی اللہ عزوجل کے لیے عیب ہیں اور اس بات کو مستلزم ہیں کہ وہ خدا نہ ہو، اس لیے رام کا اطلاق اللہ عزوجل پر کفر ہے، ہاں جو اس کے معنی نہ جانتا ہو، صرف اتنا جانتا ہو کہ ہندوؤں میں خدا کو ”رام“ کہا جاتا ہے، اسی وجہ سے اس نے اللہ عزوجل کو رام کہہ دیا، تو اس شخص پر حکمِ کفر تو نہ ہوگا، البتہ یہ قول کفر ضرور ہے، جس سے توبہ اور تجدید ایمان کرنا لازم ہے، اگر شادی شدہ ہے، تو تجدید نکاح کرنا بھی لازم ہے۔ خدا کو رام کہنے کا تفصیلی حکم بیان کرتے ہوئے مفتی محمد شریف الحق امجدی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاویٰ شارح بخاری میں لکھتے ہیں: ”رام کے جو حقیقی معنی ہیں، ان پر مطلع ہوتے ہوئے جو شخص اللہ عزوجل کو ”بھگوان یا رام“ کہے، وہ بلاشبہہ کافر، مرتد ہے، اس کے تمام اعمالِ حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اپنی بیوی رکھنا چاہتا ہو، تو پھر سے تجدیدِ نکاح کرے۔ سنسکرت میں بھگ عورت کی شرم گاہ کو کہتے ہیں اور وان معنی ”والا“۔ رام کے معنی رما ہوا یعنی کسی میں گھسا ہوا ہے۔ یہ دونوں معنی اللہ عزوجل کے لیے عیب ہیں اور اس کو مستلزم ہیں کہ وہ خدا نہ ہو اس لیے دونوں الفاظ کا اطلاق اللہ عزوجل پر کفر ہے۔ رہ گئے وہ لوگ جو اس کے حقیقی معنی نہیں جانتے، وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہندوؤں میں اللہ عزوجل کو بھگوان یا رام کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اگر اللہ عزوجل کو ”بھگوان یا رام“ کہا، تو ان کا حکم اتنا سخت نہیں، پھر بھی ان پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔“ (فتاویٰ شارح بخاری، جلد ا، صفحہ ۱۷۱/ ۱۷۲، مطبوعہ برکات المدینہ)

خدا کو ”رام“ کہنے کے متعلق صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی امجدیہ میں لکھتے ہیں: ”خدا کو ”رام“ کہنا ہندوؤں کا مذہب ہے، وہ چونکہ اسے ہر شے میں رما ہوا یعنی حلول کیے ہوئے جانتے ہیں، اس وجہ سے اسے رام کہتے ہیں اور یہ عقیدہ کفر ہے اور اسے ”رام“ کہنا بھی کلمۂ کفر ہے۔“ (فتاوی امجدیہ، ص ۴۱۸، ح ۴، ج ۲، مطبوعہ مکتبہ رضویہ)

اسی طرح فتاوی مصطفویہ میں ہے: ”مشرکین کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں رما ہوا، سرایت و حلول کیے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ رمنے اور حلول کرنے سے پاک ہے۔ مشرک خدا کو اپنے اسی عقیدۂ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں۔ تو خدا کو ”رام“ کہنا کفر ہوا۔“ (فتاوی مصطفویہ، صفحہ ۶۰۰، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

بسم اللہ کی برکت

ایک مرتبہ روم کے بادشاہ قیصر نے حضرت عمر فاروق کے پاس ایک خط بھیجا، جس میں لکھا تھا میرے سر میں درد رہتا ہے، کوئی علاج ہو تو بتائیں۔ حضرت عمر نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیجی اور یہ کہا کہ اسے سر پر رکھ لو، سر کا درد جاتا رہے گا۔ چنانچہ قیصر جب وہ ٹوپی سر پر رکھتا، تو سر کا درد ختم ہو جاتا اور جب اتارتا تو درد واپس لوٹ آتا۔ اسے بڑا تعجب ہوا، اس نے سوچا کہ آخر ٹوپی میں ایسا کون سا کمال ہے کہ سر پر رکھتے ہی درد ختم ہو جاتا ہے، اس نے ٹوپی کا کمال جانچنے کے لیے اسے پھاڑا، تو اس کے اندر سے ایک چھوٹی پرچی ملی، جس پر ” بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ “ لکھا ہوا تھا۔ یہ بات روم کے بادشاہ قیصر کے دل میں گھر کر گئی، کہنے لگا: دین اسلام کس قدر معزز ہے، اس کی تو ایک چھوٹی سے آیت بھی شفا کا ذریعہ ہے، تو پورا دین نجات کا ذریعہ کیوں نہ ہوگا! پھر اس نے اسلام قبول کر لیا۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ کا گزر ایک قبر پر ہوا، جس میں میت کو عذاب دیا جارہا تھا۔ پھر کچھ مدت کے بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا، تو دیکھا کہ اسی قبر میں رحمت کے فرشتے ہیں اور عذاب کی تاریکی کے بجائے وہاں اب رحمت کا نور ہے۔ آپ کو تعجب ہوا، اللہ تعالی سے مسئلے کو حل کرنے کی دعا کی، تو اللہ تعالی نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ یہ بندہ گنہ گار تھا، جس کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھا، لیکن جب اس کے بچے کو مدرسے میں داخل کر دیا گیا اور استاذ نے اسے پہلے دن ” بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ “ پڑھنا سکھایا، تب مجھے اپنے بندے سے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اسے عذاب دوں، جب کہ اس کا بیٹا زمین کے اوپر میرا نام لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

استقبال و فضیلت ماہ رمضان

از: حافظ کریم اللہ

قرآن کی محبت تب ہی ہم کو کام آئے گی جب صاحب قرآن کی محبت ہمارے دلوں میں ہوگی۔ اس میں شک شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ کلام الٰہی ایک عظیم نعمت ہے جسکے نزول کے لئے اس مہینہ کا انتخاب درحقیقت اس بات کا اعلان ہے کہ یہ مہینہ خدا کی بے انتہا رحمتوں کے نزول کا مہینہ ہے لیکن ان نعمتوں سے فائدہ اہل ایمان ہی کو نصیب ہوتا ہے جیسا کہ بنجر زمین میں جتنی بارشیں بھی ہوتی رہیں اس میں اگانے کی قوت پیدا نہ ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا" جو شخص بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اسکے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

قیام رمضان کی فضیلت سے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جس نے رمضان میں بحالت ایمان وثواب کی نیت سے قیام کیا تو اسکے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ درج بالا حدیث مبارکہ میں ایمان کا ذکر ہے ایمان ہے کس چیز کا نام اس کا جواب ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ سے لیتے ہیں جو خود بنائے ایمان ہیں ایمان عطا کرنے والے ہیں جواب ملتا ہے" ایمان والا وہ ہے جو اپنی جان ماں باپ اولاد بلکہ کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر مجھ (آقا علیہ الصلوٰۃ) سے محبت کرتا ہے وہ صاحب ایمان ہے۔ پتا چلا جو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا اسکا ایمان مکمل نہیں۔ اسی طرح اس حدیث میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ گناہ اسکے بخشیں جائیں گے جس نے ایمان واحتساب یعنی ایمان اور خلوص سے عبادت کی روزہ رکھا اسکے گناہ معاف ہوں گے۔ جب ماہ رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور ہر مانگنے والے کو دیا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ماہِ رمضان میں گھر والوں کے خرچ میں کشادگی کرو کیونکہ ماہِ رمضان میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔ (الجامع الصغیر) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے" جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ متغیر ہو جاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے اور اسکا خوف طاری رکھتے"۔ رمضان المبارک میں جتنی زیادہ عبادت کی جائے اتنی کم ہے کیونکہ اس مہینہ میں نفل کا ثواب عام مہینوں کے فرضوں کے برابر ملتا ہے اور فرض کا ثواب عام مہینوں کے ستر گنا زیادہ بلکہ سات سو گنا تک ملتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ تشریف لاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے سب دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں"۔ (بخاری، نسائی)

کتنی عظمت والا مہینہ ہے جس میں امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بیشک جنت ابتدائے سال سے آئندہ سال تک رمضان پاک کے لئے آراستہ کیجاتی ہے فرمایا جب ماہ رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے عرش کے نیچے ہوا سفید اور بڑی آنکھوں والی حوروں پر چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں اے پروردگار اپنے بندوں سے ہمارے لئے انکو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور انکی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”رمضان شریف کی ہر رات آسمانوں میں صبح صادق تک ایک منادی یہ ندا کرتا ہے اے اچھائی مانگنے والے! مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا اور اے شریر! شر سے باز آجا اور عبرت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنیوالا! کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دعا مانگنے والا! کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر شب میں اِفطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہ گاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہ گاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (درِ منثور)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور ماہِ رمضان اگلے ماہِ رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے ”۔ (مسلم شریف) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ ا۔" پہلا یہ کہ جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اللہ پاک کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ ۲ ”دوسرا یہ کہ شام کے وقت انکے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے ۳۔" تیسرا یہ کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں"۔ ۴۔" چوتھا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے میرے بندوں کے لئے تیاری کر لے اور مزین ہو جا قریب ہے وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں " ۵۔" پانچواں یہ کہ جب (رمضان) کی آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے"۔ ایک صحابی نے عرض کیا! کیا یہ شب قدر کو ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے"۔

(الترغیب والترہیب)

☆☆☆☆☆

دعائے قنوت نہ آتی ہو، تو وتر میں کون سی دعا پڑھی جائے؟

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ وتر میں مشہور دعائے قنوت اگر یاد نہ ہو اور اس کی جگہ کوئی اور دعا جیسے ” اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھ لی جائے “ تو کیا واجب ادا ہو جائے گا اور سجدہ سہو تو لازم نہیں ہوگا رہنمائی فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جسے معروف دعائے قنوت یاد نہ ہو، اسے چاہیے کہ اس دعا کو یاد کرے کہ خاص اس دعا کا پڑھنا سنت مبارکہ ہے اور جب تک دعائے قنوت یاد نہ ہو، تب تک ” اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار “ پڑھ لیا کرے اور اگر یہ بھی یاد نہ ہو، تو ” اللھم اغفرلی “ تین بار کہہ لے اور یہ بھی یاد نہ ہو، تو صرف ”یا رب “ تین بار کہہ لے، واجب ادا ہو جائے گا اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ یہاں کوئی سہواً واجب ترک ہی نہیں ہوا۔ جس کو دعائے قنوت نہ آتی ہو، تو وہ کیا پڑھے؟ ایسے شخص کے متعلق ردالمحتار میں ہے:

”من لا یحسن القنوت یقول : ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ و قال ابو اللیث یقول اللھم اغفرلی یکررھا ثلاثا وقیل یا رب ثلاثا ذکرہ فی الذخیرۃ “ ترجمہ: جو شخص دعائے قنوت صحیح طریقے سے نہ پڑھ سکتا ہو، تو وہ یہ کہے: ” ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ “ اور فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں: وہ تین مرتبہ اللھم اغفرلی کہے اور بعض نے کہا ہے کہ تین مرتبہ ”یا رب“ کہہ لے۔ ذخیرہ میں اسے ذکر کیا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد ۲، ص ۵۳۵، مطبوعہ پشاور)

اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ”نماز صحیح ہو جانے میں تو کلام نہیں، نہ یہ سجدہ سہو کا محل کہ سہواً کوئی واجب ترک نہ ہوا۔ دعائے قنوت اگر یاد نہیں، یاد کرنا چاہیے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھ لیا کرے۔ یہ بھی یاد نہ ہو، تو اللھم اغفرلی تین بار کہہ لیا کرے۔ یہ بھی یاد نہ آئے، تو صرف یا رب تین بار کہہ لے، واجب ادا ہو جائے گا۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد ۷، ص ۴۸۵، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: ”دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے، جب بھی حرج نہیں۔“ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، جلد ۱، صفحہ ۶۵۴، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 26، شمارہ نمبر 43
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/ روپے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

☆فرضیت وفضائل ماہ رمضان المبارک☆

الحمد للہ رب العٰلمین، والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

دینِ اسلام میں نماز کی بعد روزہ دوسرا رکنِ دین ہے۔ اسلام سے قبل دیگر ادیان و اقوام میں بھی روزہ رکھا جاتا رہا تاہم شریعتِ محمدیہ ﷺ کے نفاذ کے بعد اس کے احکام بدل دیئے گئے اور اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اس امت کو اس کی تعلیم فرمائی۔ اس مضمون میں روزہ کی فرضیت اور فضیلت پر بات ہوگی۔

قرآنِ حکیم میں روزہ کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ ”اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ“ مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ روزہ وہ عالی مرتبت اور عظیم بدنی عبادت ہے جو پچھلے انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم السلام کی شریعتوں میں بھی نافذ تھی۔

روزہ شرع میں اس چیز کا نام ہے کہ ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض ونفاس سے پاک عورت، صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک بہ نیتِ عبادت خورد ونوش ومجامعت (کھانا پینا اور جماع کرنا) ترک کرے۔ (عالمگیری)

فرضیتِ رمضان کے بارے میں بعض کتب میں اختلاف بھی ہوگا تاہم ہمارے اکابرین کے نزدیک مستند قول وروایت "درمختار و خازن" کی ہے جس میں رمضان کے روزوں کی فرضیت کی درست تاریخ ۱۰ رشعبان المعظم سن ۲ ہجری لکھا گیا ہے۔

کتبِ احادیث میں رمضان شریف کی برکات کثیر منقول ہیں، حصولِ برکت کے لیئے رمضان المبارک کی فضیلت وعظمت اور فیوض وبرکات کے باب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ”مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ إِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ. مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب صوم رمضان احتسابا من الایمان، ۱:۲۲، رقم: ۳۸

”جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔“

یہاں ایک نکتہ قابلِ توجہ ہے کہ کچھ لوگ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات میں عیب تلاش کرتے رہتے ہیں، کبھی علمِ غیب کا انکار، کبھی حاضر وناظر ہونے سے الرجی اور کبھی مسئلہ ونور وبشر کی وجہ سے خرابی طبیعت کا شکار رہتے ہیں۔۔۔ ایسے لوگ غور کریں کہ روزہ ازخود کوئی وجود نہیں رکھتا بلکہ یہ پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے عطا کردہ عبادت ہے، تو بحالتِ ایمان رمضان کے روزے رکھ لینے سے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں تو کیا بارگاہِ مصطفی کریم ﷺ میں اس نیت سے حاضری دی جائے کہ میرے گناہ معاف ہوں گے اور وہ میری شفاعت فرمائیں گے، یہ کیسے شرک ہوسکتا ہے؟ روزہ ایک عبادت ہے اور ہمیں تمام عبادات سرکارِ مدینہ ﷺ کے وسیلے سے ہی ملی ہیں۔۔۔ اس لیئے خوب پکی نیت کرکے مدینہ منورہ جانا چاہیئے کے سرکار ﷺ کے در کے صدقے ہمارے گناہ معاف ہوں گے۔ (انشاء اللہ عزوجل۔)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ. نسائی، السنن، کتاب الصیام، 637:2، رقم: 2230، 2231

”روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہو۔“

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکہ و مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ، يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي، وَإِنَا أَجْزِي بِهِ. ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، باب ما جاء فی فضل الصیام، ۲:۳۰۵، رقم: ۱۶۳۸

”آدم کے بیٹے کا نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک آگے جتنا اللہ عزوجل چاہے بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔“

حدیثِ مبارکہ میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ. بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم، ۲:۶۷۳، رقم: ۱۸۰۵

”روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت (خوشی) ہوتی ہے: ایک (فرحتِ افطار) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا۔“

رمضان المبارک اسلامی تقویم (کیلنڈر) میں وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم نازل فرمایا۔ رمضان المبارک کی ہی ایک بابرکت شب آسمانِ دنیا پر پورے قرآن کا نزول ہوا لہٰذا اس رات کو اللہ رب العزت نے تمام راتوں پر فضیلت عطا فرمائی اور اسے شبِ قدر قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ”: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (القدر، ۹۷:۳)

”شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر وثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔“

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. بخاری، الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ، ۳:۱۱۹۴، رقم: ۳۱۰۳

”جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔“

رمضان المبارک کے روزوں کو جو امتیازی شرف اور فضیلت حاصل ہے اس کا اندازہ امام الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث مبارک سے لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ إِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ. مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. بخاری، الصحیح، کتاب الصلاۃ التراویح، باب فضل لیلۃ القدر، ۲:۷۰۹، رقم: ۱۹۱۰

”جو شخص بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

رمضان المبارک کی ایک ایک ساعت اس قدر برکتوں اور سعادتوں کی حامل ہے کہ باقی گیارہ ماہ مل کر بھی اس کی برابری وہمسری نہیں کرسکتے۔ ہمیں چاہیئے کہ ماہِ مقدس کی عزت واحترام کا خوب خوب اہتمام کریں اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ توبہ و استغفار، ذکر ودرود، نوافل وصدقات اور دیگر اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی مغفرت وبخشش کا سامان کریں۔ رمضان کریم کے اس مقدس مہینے میں ہمیں اپنی باطنی طہارت کا خوب موقع ملتا ہے، اپنے دل ودماغ کو گناہ اور گناہ کے خیالات سے پاک کرلینا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہِ مقدس کے فیضان سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے دین پر عمل کرنا آسان فرمائے اور اس راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو دور فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں مختلف علماء اہلِ سنن وائمہ کے تراجم وتشریحات سے استفادہ کیا گیا۔ ضروری حوالہ جات بھی درج کردیئے گئے ہیں۔

روزہ برائے حصول تقویٰ

صوم اور روزہ کی حکمت اور فائدے بتاتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا: ”لعلکم تتقون“ (البقرہ: ۱۸۳) یعنی روزے رکھنے سے نفس کے تقاضوں پر زَد پڑیگی، تو تم متقی بن جاؤ گے، کیونکہ تقوی، صغیرہ وکبیرہ اور ظاہری وباطنی گناہوں سے بچنے کا نام ہے، آیت کریمہ میں بتایا کہ روزہ کی فرضیت تقوی حاصل کرنے کے لئے ہے، بات یہ ہے کہ انسان کے اندر بہیمیت اور حیوانیت کے جذبات ہیں، نیز نفسانی خواہشات ساتھ لگی ہوئی ہیں جن سے نفس کا ابھار ومیلان معاصی کی طرف ہوتا رہتا ہے، روزہ ایک ایسی عبادت ہے، جس سے بہیمیت کے جذبات کمزور ہوجاتے ہیں، نفس کا ابھار کم ہوجاتا ہے اور شہوات ولذات کی امنگ گھٹ جاتی ہے، پورے رمضان کے روزے رکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے، ایک مہینہ دن میں کھانے پینے اور جنسی تعلقات کے تقاضوں پر عمل کرنے سے اگر باز رہے، تو باطن کے اندر ایک نکھار اور نفس کے اندر سدھار پیدا ہوجائیگا۔ اگر کوئی شخص رمضان کے روزے ان احکام وآداب کی روشنی میں رکھ لے جو احادیث میں وارد ہوتے ہیں تو واقعۃً نفس کا تزکیہ ہوجاتا ہے۔ جو گناہ انسان سے سرزد ہوتے رہتے ہیں، ان میں سب سے زیادہ دو چیزیں گناہ کا باعث بنتی ہیں، ایک منہ، دوسری شرمگاہ، حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ کون سی چیز دوزخ میں داخل کرنے کا ذریعہ بنے گی، آپ ﷺ نے جواب دیا: ”الفم والفرج“ یعنی منہ اور شرمگاہ۔ (ان دونوں کو دوزخ میں داخل کرانے میں زیادہ دخل ہے)

روزہ میں منہ اور شرمگاہ دونوں پر پابندی ہوتی ہے، مذکورہ دونوں راہوں سے جو گناہ ہوسکتے ہیں روزہ ان سے باز رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، اسی لئے تو ایک حدیث میں فرمایا کہ: ”الصیام جُنّۃ“ یعنی روزہ ڈھال ہے (گناہ سے اور آتش دوزخ سے بچاتا ہے) (بخاری ج ۱ ۲۵۴) اگر روزہ کو پورے اہتمام اور احکام وآداب کی مکمل رعایت کے ساتھ پورا کیا جائے، تو بلاشبہ گناہوں سے محفوظ رہنا آسان ہوجاتا ہے، خاصکر روزہ کے وقت بھی اور اس کے بعد بھی۔

لیکن اگر کسی نے روزہ کے آداب کا خیال نہ کیا، روزہ کی نیّت کرلی، کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے باز رہا، مگر حرام کمایا اور غیبت کرتا رہا، تو اس سے فرض تو ادا ہوجائے گا، مگر روزہ کی برکات وثمرات سے محرومی رہے گی، جیسا کہ سنن نسائی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الصیام جنۃ مالم یخرقھا“ یعنی روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: ”من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ“ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات اور غلط کام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ روزہ دار صرف کھانا پینا ترک کرے۔ (بخاری، ج: ۱\۲۵۵)۔

لہٰذا، متقی، ولی اللہ، صالح، نیکوکار اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ اگر کوئی بننا چاہے، تو وہ رمضان المبارک کے یہ صیام وقیام بطور ایک تربیتی کورس انتہائی نظم وضبط اور آداب واحترامات کے ساتھ بجالائے، اسی سے تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پہنچنا ممکن ہے۔

تراویح کی دعا

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ۰ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ ۰ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ ۰ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ ط اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط يَا مُجِيرُ ۔ يَا مُجِيرُ ۔ يَا مُجِيرُ ۰

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور بڑائی والا اور سطوت والا ہے، پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ اس کے لئے نیند ہے نہ موت ہے، وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روحوں کا پروردگار ہے، اے اللہ ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے۔

نوٹ: یہ وَالْعَظَمَةِ ہے یعنی ظ کے فتح کے ساتھ، وَالْعُظْمَةِ غلط ہے

امام صاحب، فجر کی نماز اور غلطی

صبح سویرے مختلف ائمہ مساجد کی قرات سننا مصر کے فرماں رَوا ابن طولون کی عادت میں شامل تھا ایک دن (قرأت سن کر گھر لوٹے تو) اپنے مصاحب سے کہنے لگے: یہ دینار لے جاؤ اور فلاں مسجد کے امام صاحب کو دے آؤ! مصاحب کہتا ہے: میں دینار لے کر امام صاحب کے ہاں پہنچا، تو ان کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ امام صاحب میرے ساتھ گھل مِل گئے اور اپنے دُکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: ”میری بیوی کے ہاں ولادت ہونے والی ہے، لیکن میرے پاس اتنی رقم بھی نہیں کہ اُن کے لیے ضروری سامان لاسکوں، اسی پریشانی میں آج نماز پڑھاتے وقت بھی کئی غلطیاں ہوگئیں۔ مصاحب کہتا ہے میں نے واپس آکر ابن طولون کو ساری بات بتائی تو وہ کہنے لگے: امام صاحب نے سچ کہا، میں آج ان کی قرأت سنی تو وہ بہت غلطیاں کررہے تھے، میں نے سمجھ لیا ان کا دل کسی اور طرف مشغول ہے۔ (اسی لیے انہیں رقم بھجوائی) الاذکیاء لابن جوزی: ص: ۵۷ اللہ پاک مساجد کے ہم نمازیوں کو بھی ابن طولون جیسی فہم وفراست عطا فرمائے۔ امام صاحبان کے بھول جانے پر، ہم چڑھائی کرنے کے بجائے بھولنے کی وجہ بھی تلاش کیا کریں، ہوسکتا ہے کہ ہمارے امام صاحب بھی مصری امام کی طرح کسی پریشانی میں مبتلا ہوں!۔

بقیہ: قوم مسلم کا ہر فرد۔۔۔۔

اسحاق رضوی، عرفان رضوی، عبدالرب سر، بشیر بھائی، ایاز رضوی، مجاہد حسین نوری وغیرہ افراد نے خصوصی شرکت فرمائی اور ناموسِ رسالت کے عنوان پر جانشینِ مخدومِ سمناں، معینِ ملّت، سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی وقائد ملّت الحاج محمد سعید نوری کی سرپرستی میں کام کرنے کا عزم وارادہ ظاہر کیا۔ اس پروقار نشست کی ابتداء عالمی شہرت یافتہ نعت خواں، مولانا احمد رضا نوری میاں کے نعتیہ کلام سے ہوئی اور سلام باقیام، شجرہ خوانی، دعا وضیافت پر اختتام عمل میں آیا۔

سرچشمہ علم وادب

ایک خاتون نے سانپ پال رکھا تھا جس سے وہ بے حد پیار کرتی تھی، سانپ تقریباً سات فٹ لمبا تھا جس نے اچانک ایک دن کھانا پینا بند کردیا.. خاتون نے کئی ہفتوں سانپ کو کھانا کھلانے کی کوشش جاری رکھی لیکن وہ ناکام رہی جس پر خاتون اپنے پالتو سانپ کو ڈاکٹر کے پاس لے گئی.. خاتون نے ڈاکٹر کو تمام تر صورتحال سے آگاہ کیا جس پر ڈاکٹر نے سوال کیا کہ کیا ہر رات سانپ آپ کے ساتھ سوتا تھا؟ خاتون نے جواب دیا جی ہاں.. ڈاکٹر نے پھر سوال کیا‘ جب سے اس نے کھانا پینا چھوڑ ہے کیا یہ آپ کے جسم کے بے حد قریب لیٹ کر اپنے جسم کو اکڑاتا تھا؟ جس پر خاتون نے برجستہ جواب دیا‘ جی ہاں بالکل ایسا ہی ہے اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میں اپنے سانپ کو بہتر محسوس کرانے کیلئے اس کی کوئی مدد نہیں کرپارہی ہوں.. ڈاکٹر نے خاتون کا جواب سننے کے بعد کہا‘ محترمہ آپ کا سانپ بیمار نہیں ہے بلکہ یہ آپ کو کھانے کی تیاری کررہا ہے‘ سانپ آپ کی جسامت کا روزانہ اندازہ لگاتا رہا ہے اور اس نے کھانا پینا اس لیے بند کردیا ہے کہ آپ کو کھانے کیلئے وہ جگہ بنا سکے.. خاتون ماہر کی یہ بات سن کر سکتے میں آگئی.. اس واقعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے اردگرد موجود سانپوں کو پہچاننا ہے جو کہ آپ کے نہایت قریب ہیں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ آپ کے بارے میں اچھے خیالات رکھتے ہیں.. ضروری نہیں کہ آپ کے آس پاس پھرنے والے لوگ آپ کے ساتھ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے والے تمام لوگ آپ کے ہمدرد ہیں‘ بس آپ نے ان کو پہچاننا ہے..

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL:26, ISSUE NO: 43 DATE: 04 April to 10 April 2022. Rs.4/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

چتوڑ گڑھ میں تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کی عظیم الشان نشست کا اہتمام علماء کرام نے بذاتِ خود ریکویزیشن فارم بھرا

جناب صدیق نوری کو "تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ، چتوڑ گڑھ" کا کنوینر منتخب، علماء کرام نے اپنے اپنے ریکویزیشن فارم بھر کر الحاج سعید نوری کی خدمت میں پیش کیا

چتوڑ گڑھ/راجستھان: ۲۵/مارچ: اللہ تعالیٰ ہم سب کے سینوں کو عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ بنائے، مسلمان اپنے مشائخ کے نقش قدم پر چلیں، اللہ و رسول کے گستاخوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں، اسلام دشمن عناصر پر گرفت کرتے ہوئے ان کے خلاف قانونی اقدامات کئے جائیں تبھی توہین اور گستاخی کرنے والوں کے حوصلے پست ہوں گے. آج ہم اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وقتاً فوقتاً ہونے والی توہین آمیز حرکتوں پر ہماری غیرتِ ایمانی بیدار نہیں ہوتی. سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر اس طرح کے گستاخانہ معاملات کی خبریں سن کر بھی ہم اس پر اپنے ردعمل کا اظہار نہیں کرتے اور یہی بات مسلمانوں کے زوال پذیر ہونے کی اصل وجہ ہے. اسی وجہ سے ہم پر ظالم حکمراں مسلط ہو رہے ہیں. لہذا ہمیں چاہیے کہ ایسے معاملات اگر کہیں وقوع پذیر ہوں تو ملک کے ہر کونے کا مسلمان اپنے علاقے کے پولس اسٹیشن میں اس کے خلاف ایف آئی آر درج کرائے تاکہ گستاخی کرنے کا محض خیال لانے والوں پر بھی ہیبت طاری ہو. ان جملوں سے اپنی گفتگو کا آغاز بانیِ رضا اکیڈمی، محافظِ ناموسِ رسالت، قائدِ ملّت، الحاج محمد سعید نوری نے چتوڑ گڑھ میں کیا. یہاں واقع آستانہ حضرت غازی شاہ درگاہ پر منعقدہ "تحفظِ ناموسِ رسالت کانفرنس" میں علماء و مشائخ اور ائمہء مساجد نے شرکت کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم خلوصِ دل کے ساتھ اپنے مہمان اسیرِ مفتیِ اعظم، عطائے مفتیِ اعظم جناب سعید نوری صاحب اور ان کی پوری ٹیم کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتے ہیں.

قاضی شہر الحاج عبدالمصطفی نے فرمایا کہ الحاج محمد سعید نوری صاحب ہمارے لئے مخدوم سنیت بن چکے ہیں. آپ اپنے آپ کو اسیر مفتی اعظم کہتے اور لکھتے ہیں جبکہ ان کی ذات پورے ملک کے مسلمانوں کے لیے "عطائے مفتی اعظم" کا درجہ رکھتی ہے. آپ نے فرمایا کہ غازی بادشاہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی تعالیٰ ان کا سایہ پورے ملک کے مسلمانوں کے سروں پر تادیر قائم رکھے. آپ نے چتوڑ گڑھ کی تمام مساجد کے ائمہ، علماء و مشائخین کی جانب سے یہ یقین دلایا کہ تحفظ ناموسِ رسالت بورڈ کے پیغام کو وہ چتوڑ گڑھ کے ہر گھر تک پہنچائیں گے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریکویزیشن فارم پر کروائیں گے. اس موقع پر اسراء ویلفیئر سوسائٹی کے صدر، جناب صدیق نوری صاحب کو اتفاق رائے سے "تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ، چتوڑ گڑھ" کا کنویئر منتخب کیا گیا.

واضح رہے کہ جمعرات کو بعد نماز عشاء شروع ہونے والی اس اہم نشست "تحفظِ ناموسِ رسالت کانفرنس" کی ابتداء شیر میواڑ، نیچے والی مسجد کے خطیب و امام مولانا عبدالرشید برکاتی (مہتمم حامدیہ اسلامیہ مدرسہ قائم کردہ علامہ حجۃ الاسلام) کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی، جبکہ عالمی شہرت یافتہ نعت خواں جناب احمد رضا نوری میاں نے بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں زبردست انداز میں نعتوں کا نذرانہ پیش کیا. پروگرام کی نظامت عاشقِ مفتیِ اعظم، خادمِ قوم و ملت، جناب صدیق نوری صاحب (اسریٰ ویلفیئر سوسائٹی) نے اپنے دلنشین انداز میں پیش کی. ابتدائی گفتگو بیان کرتے ہوئے چھیپا محلہ مسجد کے خطیب و امام مولانا خلیل برکاتی نے فرمایا کہ جس مشن کو لے کر عمر کی ساتویں دہائی میں الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ پورے ملک کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے کی غرض سے مسلسل محوِ سفر ہیں وہ قابلِ رشک ہے، ہم ان کی درازیِ عمر اور صحت و سلامتی کے لیے دعا گو ہیں کہ یہ اس عمر میں بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا حق ادا کر رہے ہیں اور ہم جیسے علماء کو بیدار کر رہے ہیں. ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ راجستھان میں "پیغمبر محمد ﷺ بل" منظور کرانے کے لئے جو کچھ بن پڑے گا وہ ضرور کریں گے اور اپنی ریاست میں اسے قانونی شکل دلوا کر رہیں گے. اس موقع پر اوپر والی مسجد کے خطیب و امام مولانا عبد الرشید برکاتی، ثناء خوانِ مصطفیٰ قاری فیض احمد، مرتضی بیگ مرزا (ریٹائرڈ جی آر پی)، منا بھائی رضوی، بلبل باغ مدینہ محمد سلمان عطاری، جناب شاہد حسین (صدر انجمن ملت اسلامیہ) وغیرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جانشین مخدوم سمناں، سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ، حضرت سید معین الدین اشرفی الجیلانی صاحب قبلہ اور قائد ملّت، بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ کی سرپرستی میں تحفظ ناموسِ رسالت کی تحریک کو آگے بڑھانے کا عزم و ارادہ ظاہر فرمایا، صلوۃ وسلام اور شجرہ خوانی کے بعد عالم اسلام میں امن و امان اور مسلمانوں کے ایمان و عقیدے، جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کی دعا کی گئی.

☆☆☆☆☆

نیت درست نہیں تو کوئی بھی نیک اعمال کرلیں اس کی جزا نہیں ملیگی۔صوفی محمد قلندر رضوی

بنگلورو: بروز اتور بتاریخ ۲۷/مارچ ۲۰۲۲ء بمقام اسریٰ پیلیس میں جامعہ گلشن فاطمہ زیر اہتمام امام احمد رضا مومینٹ بنگلور کا ۱۸/واں سالانہ جلسہ میں درس ختم بخاری شریف کا انعقاد جو جامعہ کی ۷/فارغات طالبات کے لئے تھا جسکی نظامت مولانا سید صادق قادری نے فرمائی، اور مہمان خصوصی حضرت علامہ مولانا صوفی ملت محمد قلندر رضوی صاحب قبلہ، شیخ الحدیث جامعہ رضائے مصطفی گلشنِ رضوی، رائچور نے درس دیتے ہوئے کئی اہم چیزیں روایت ودرایت سے متعلق ذکر فرما کر آئی ہوئی عوامِ اہلسنت کے رہنمائی فرمائی، حضرت نے فرمایا اور جامعہ کی فارغات جامعہ انکے آئے ہوئے والدین و رشتہ داروں کی حوصلہ افزائی و راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ امام بخاری نے ابتداء کتاب میں سب سے پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات کو ذکر فرمایا اور قیامت تک کے قارئین وسامعین کو اس بات کی تعلیمات دی کہ اسے پڑھنے والے سب سے پہلے اپنی نیت کو درست کر لے اور اگر یہی درست نہیں تو چاہے کوئی بھی اعمال (فرض وواجب) ہی کیوں خدا کی خوشنودی کی نیت سے نہ کیا جائے بلکہ "ریا کاری" و "شہرت" یا "کسی غرض فاسد" سے کیا جائے تو اسکا ثواب نہی ملیگا، اور الٹا نقصانِ ایمان اور عذاب اور دونوں جہاں میں حرمان کا سامان بن جائیگا۔

چلتے چلتے امام احمد رضا مومنٹ کے ذمہ داران جو اخلاص کے ساتھ ادارہ کی خاطر ہر ایک کام کرتے ہیں انکی حوصلہ افزائی فرمائی اور گلشن کی ۷/مہکتی ہوئی کلیوں کی نقطہ دانی اس انداز سے فرمائی کہ صرف ۷/ہی طالبات فارغہ ہوئی جس کو لیکر دل برداشتہ نہ ہونا اس میں اللہ حکیم کی بڑی حکمت ہے اور فرمایا کہ ذرا غور تو کرو نا کہ آسمان وزمین کی تعداد ۷/ہے اور صفاء ومروہ کے مابین سعی کی تعداد بھی سات ہے، اور قرآن کریم کی منزلوں تعداد بھی ۷/ہیں، اور دنوں کی تعداد بھی ۷/ہے، اور سورہ فاتحہ کے کل آیتوں کی تعداد بھی ۷/ہے، اور بخاری شریف کی آخری حدیث شریف جسکا درس چل رہا ہے اس میں جو کلمتان کی صفت "حبیبتان" اور "خفیفتان" ثقیلتان ہے اس میں الفاظ کے تعداد بھی ۷/ہے، تو گویا انکے لیے مبارک بادی اور نیک بادی کی علامت ہے، یہ ۷/اور ۷/کو جب ہم جوڑتے ہیں ۱۴/بنتے ہیں جو چودھویں صدی کے مجدد امام احمد رضا سے اسکی نسبت ہے، تاکہ فیضان اعلی حضرت معلم ومعلمات اور فارغات اور امام احمد رضا مومنٹ پر جاری رہے۔ پھر انھیں کی خواہش پر معتمد دسید شاہد علی میاں علیہ الرحمہ حضرت علامہ مولانا مفتی سید ذبیح اللہ صاحب نوری شاھدی نے دعا فرمائی، اس محفل میں حضرت مفتی فاضل احمد مصباحی صاحب، اور مولانا بشیر صاحب داونگیرہ، مولانا سیدشکیب صاحب، مولانا محمد اسلم صاحب مصباحی، مولانا دادا پیر نظامی، حافظ نذیر احمد قادری صاحب اور دیگر عوام اہلسنت کثیر تعداد میں شریک اجلاس رہے۔

شعبۂ نشر واشاعت

امام احمد رضا مومنٹ، بنگلورو

ہولی پر شر پسند عناصر کی فتنہ انگیزی کی شدید مذمت

رمضان المبارک میں امن وسلامتی کے ماحول کو یقینی بنایا جائے

نئی دھلی: شاہی امام مسجد فتحپوری دہلی مفکر ملت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب نے نماز جمعہ سے قبل خطاب میں کہا کہ حق اور باطل کی جنگ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ صبر وتحمل کے ساتھ دعا کی کثرت کرنے سے ان شاءاللہ حق کی جیت ہوگی۔

انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ ماہ رمضان میں امن وسلامتی کو یقینی بنانے کیلئے انتظامیہ کو ہدایت کی جائے کہ ہندوستان میں کسی بھی جگہ عبادت میں کوئی خلل نہ ڈالے اور نفرت وتشدد پھیلانے والوں کو ہرگز معاف نہ کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ ہولی کے تہوار پر کچھ مسجدوں کی توہین کی گئی لہذا مساجد اور عبادت کرنے والوں کے جان ومال کی حفاظت کی جائے۔ مسلمان ہندستان کے شہری ہیں تو پھر یہ فتنہ کیوں؟ جہاں بھی کہیں اقلیتوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے اس سے ملک بدنام ہوتا ہے جو بھی مذہبی نفرت اور تشدد کا ملزم ہو اس پر قانونی کارروائی ہونی چاہئے اور متاثرین کو معاوضہ دیا جائے۔ ہندستان کی عزت عالمی طور پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی ہی سے ہے۔ نفرت پھیلانے والوں کے دل میں اگر قانون کا ڈر نہیں ہوگا تو ان کے حوصلے اور بلند ہوجائیں گے پھر وہ زیادہ تشدد پھیلائیں گے اس پر روک تھام کی ضرورت ہے۔

مفتی مکرم نے کہا کہ جمعہ کے دن ۱۸ مارچ کو ہولی کا تہوار منایا گیا اور مسجدوں میں جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ نمازیوں کی طرف سے کہیں بھی کوئی شر نہیں پھیلایا گیا۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ دو مذہب والوں کے تہوار ایک دن میں جمع ہوجاتے ہیں کہیں کوئی آپسی اختلاف سامنے نہیں آتا تو اس مرتبہ ہولی کا بہانہ بنا کر آثار قدیمہ کے تحت آنے والی دہلی کی کچھ تاریخی مساجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے روکا گیا یہ عمل شدید قابل مذمت ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ نے جن مسجدوں کو بند کر رکھا ہے انہیں بھی عبادت کے لئے کھولا جانا چاہئے۔

☆☆☆☆☆

ایک سبق آموز واقعہ

خالد الخیر سعودیہ کے مشہور ہارٹ سرجن ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک سچا واقعہ ہے، میں دل کا آپریشن کرتا رہتا ہوں، ایک مرتبہ میرے پاس ایک ۳۰/سالہ مریض لایا گیا جو دل کے مرض میں مبتلا تھا، بلکہ آخری اسٹیج پر تھا، اس کا بچنا ناممکن تھا، اس لیے میں نے فوراً اسے ہارٹ سرجری کا مشورہ دیا اور یہ بھی بتایا کہ اس سرجری میں ۸۰/فیصد موت واقع ہو جاتی ہے اور بہت کم لوگ بچ پاتے ہیں۔ مریض مضبوط ایمان اور پختہ عقیدے کا حامل تھا، رب تعالیٰ پر توکل کر کے سرجری کے لیے تیار ہو گیا، اتفاق دیکھئے کہ آپریشن کے بعد خدا کا شکر کہ وہ جلدی شفایاب بھی ہو گیا، دو ہفتوں بعد اسپتال سے فارغ ہو کر صحت مند لوگوں کی مانند مصروف دنیا ہو گیا۔ تقریباً ۷/ماہ بعد اس کے ایک رشتہ دار نے فون کر کے بتایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے، اس کی وفات کے چند دن قبل میں نے اس کا چیک اپ کیا تھا، وہ بالکل تندرست تھا، اس کا دل معمول کے مطابق تھا، مجھے اس کے رشتے دار نے بتایا کہ چائے پیتے پیتے اچانک لیٹ گیا اور اس کی روح پرواز کر گئی۔ ڈاکٹر خالد کا کہنا ہے کہ اپنی صحت سے دھوکہ میں نہیں رہنا چاہئے، اپنی تندرستی کو دیکھ کر موت کو بھول نہیں جانا چاہئے، کبھی کبھی سخت بیمار بچ جاتے ہیں اور صحت مند آخری سفر کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ یہ آدمی بڑے خطرناک مرحلوں سے بچ گیا تھا، کیوں کہ اس کا "وقت" نہیں آیا تھا، لیکن جب وقت آیا تو چائے پیتے پیتے ہی موت کی وادیوں میں چلا گیا۔ لہٰذا جوانی میں بڑھاپے کا انتظار کر کے توبہ میں تاخیر نہ کریں، آج، ابھی اور اسی وقت سچی توبہ کر کے اللہ کے دوست بن جائیں، شاید ہمیں اگلا دن، اگلا ہفتہ یا اگلا سال دیکھنا نصیب ہی نہ ہو۔ یاد رکھئے بڑھاپے میں تو شیر بھی بلی بن جاتا ہے۔ ایک جوان کی توبہ رب تعالیٰ کو ۱۰۰۰/بوڑھوں کی توبہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ حضور کریم ﷺ کا فرمان ہے: "توبہ کرنے والا اللہ کا دوست بن جاتا ہے۔" اگر آپ جوان ہیں اور آپ بھی اللہ کے دوست بننا چاہتے ہیں تو توبہ میں دیر نہ کیجئے، ابھی وقت ہے ایسا نہ ہو کہ پھر توبہ کا موقع ہی نہ ملے، لاکھوں لوگ بڑھاپے میں توبہ۔ کرنے کے آسرے میں دنیا سے توبہ کیے بغیر ہی چلے گئے، کیوں کہ بوڑھوں ک ساتھ جوانوں کے بھی کفن بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔

علما و مشائخ کی سرپرستی میں چلنے والی تحریک کا نام رضا اکیڈمی ممبئی

رب کا شکر ہے کہ اس پرفتن دور میں رضا اکیڈمی ممبئ بالعموم امت مسلمہ اور بالخصوص اہل سنت و جماعت کے لیے ناامیدی میں امید کی کرن اور تاریکی میں شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن افسوس اس وقت ہوتا ہے جب جب کوئی ہمیں اپنی کمی وکوتاہی کا احساس دلاتا ہے تو ایسے میں اعتراف حقیقت کرتے ہوئے اصلاح کی فکر کرنے کے بجائے۔ آپس میں دست گریباں ہونے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں اس کی متعدد مثالیں موجود ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیکھتے دیکھتے ہم اپنوں کو بیگانہ بناتے چلے جاتے ہیں۔ اس حقیقت سے میں چشم پوشی نہیں کرسکتا کہ اپنوں سے غلطی نہیں ہوتی ہے لیکن سب سے بڑی کمی مخلصانہ اصلاح کی ہے اور بغیر سوچے سمجھیں مخالفت سے پر تحریر کو ہم شیئر کرنے لگتے ہیں ایک ذرہ یہ سوچنے کی کوشش بھی نہیں کرتے کہ محرر سنی ہے یا سنیت کو توڑنے والا ہے جیسے رضا اکیڈمی ممبئ کے خلاف شیئر ہونے والی اس تحریر میں بھی لکھنے والا مخلص نہیں بلکہ شاطر ومفسد ہے اگر یہ سچ نہیں ہے تو اپنے نام کو نقاب پوش کی طرح نہیں لکھتا بلکہ نام ومکمل پتہ درج کرتا اگر وہ ہمارے مرکز بریلی شریف کا سچا فرد ہوتا تو وہ سوچتا کہ بانی رضا اکیڈمی ممبئ ناشر سنیت الحاج سعید نوری کی رگ و پے میں بریلی شریف کی عقیدت و محبت بھری ہے۔ اگر اصلاح مقصد ہوتا تو صرف انہیں اطلاع دی جاتی آپ بریلی شریف آئیں وہ سر کے بل اپنے آقاؤں کی نگری پہنچ جاتے پھر ایک ساتھ بیٹھ کر حقیقت حال سے واقفیت ہوجاتی۔ کاش اصلاح کا مخلصانہ جذبہ ہمارے اندر پیدا ہوجاتا۔ لیکن آئے دن ہماری سنی تنظیم سنی عالم سنی ادارہ کے خلاف اس طرح کی تحریر وتخریب کے مناظر دیکھ کر بڑا قلق ہوتا ہے اخیر میں یہ لکھتے ہوئے اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

کچھ بولوں گا زباں سے تری بزمِ خاص میں
آنسوؤں کے ساز پر کہنا ہے افسانہ مجھے

از: اسیر مجبی ریحان رضا انجم مصباحی ناظم انجمن نور اسلام